Al-Raqim (Research Journal of Islamic Studies)
Volume 02, Issue 02, October-December 2024.
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/alraqim
Publisher: Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Rahim Yar Khan Campus, Pakistan

تعدد ازواج النبی ﷺ: فیمنسٹ وجدید استشراقی بیانیہ کا سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں جواب

Marriage Practices of the Prophet Muhammad ﷺ: A Study in the Context of Islamic Law and Modern Orientalist And Feminist Thought

Dr. Maryam Noreen
Lecturer (Islamic Studies) Govt. Girls Degree College Nowshera
Email: maryamnoreenedu@gmail.com
ORIC ID:0009-0009-6487-1941

Abstract:
The practice of the Prophet Muhammad's ﷺ multiple marriages is a significant topic within Islamic teachings and the life of the Prophet ﷺ. His multiple marriages were conducted in response to social needs and broader objectives, including social stability, the protection of women's rights, and the eradication of social evils. Through his marriages, the Prophet ensured the welfare of widowed women, ended tribal conflicts, and reduced social distinctions. His multiple marriages served as a practical example of how Islam promoted social equality and justice, recognizing the importance of women's roles, education, and social contributions. However, Orientalist Thoughts and feminist scholars object to the practice of the Prophet's ﷺ multiple marriages, arguing that it was based on the violation of women's rights, resulting in the exploitation of women's rights and the restriction of their freedom and autonomy. Feminists contend that these practices are at odds with the principles of gender equality. According to them, the absence of principles of justice and equality in the Prophet's ﷺ multiple marriages reflects the limited and secondary status of women in Islam. This feminist critique challenges the social and legal justification of the Prophet's ﷺ multiple marriages and calls for a reconciliation of his teachings with modern feminist thought.

Keywords: *Multiple marriages, Seerah, Feminist critique, Gender equality, Orientalism, Social justice.*

Al-Raqim Research Journal, Department of Islamic Studies, IUB, RYK Campus is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور خصوصاً عائلی زندگی مسلمانوں کے لیے عملی نمونہ ہے جس میں اخلاقی اقدار، کردار کی شرافت و پاکیزگی اور استحکامِ خاندان کی وسیع تر تعلیمات موجود ہیں۔ آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی نے سماجی توازن برقرار رکھنے میں مددی اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے کے لیے بہترین طریقہ کار بھی پیش کیا۔ تعدد ازواج، آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی کا اہم باب ہے جس کی پشت پر کونسی دینی، سماجی اور سیاسی ضرورتیں کارفرماء تھیں؟ جس پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو کہ آپ نے کن اصولوں کو اپنا کر ایک پرامن، متوازن اور اسلامی خاندان کے قیام کے لیے لازم سمجھا؟ اس آرٹیکل کے ذریعے ہم واضح کریں گے کہ نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی اور تعدد ازواج کے پس منظر کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں کیسے سمجھا جائے گا اور جدید ذہن کے شبہات کو کیسے رد کیا جائے گا؟

تعددِ ازواج کیا ہے؟

تعدد ازواج کا لغوی معنیٰ عربی لغت میں "اعد دو تعاد "عدد میں زائد ہونا ہے۔ الزوج، شوہر، بیوی اور ساتھی کو کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ عرب کہتے ہیں "وَاشْتَرَیْتُ زوجي نعال" یعنی میں نے جوتوں کی جوڑی خریدی۔ تعدد ازواج کو انگریزی زبان میں Polygamy کہتے ہیں۔ یونانی زبان کے لفظ Poly کا مطلب ہے "زیادہ" اور Gamy' کا مطلب بیوی یا عورت' ہے تو Polygamy سے مراد زیادہ بیویاں رکھنا ہے۔

"When a man is married to more than one wife at the same time, it is called polygyny. When a woman is married to more than one husband at the same time, it is called polyandry."[1]

"جب ایک مرد بیک وقت ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ شادی کرتا ہے تو اسے "polygyny" کہتے ہیں۔ جب ایک عورت بیک وقت ایک سے زیادہ شوہر کے ساتھ شادی کرتی ہے تو اسے "polyandry" کہتے ہیں۔"

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے ویب سائٹ پر تعدد ازواج کی تعریف کچھ یوں ملتی ہے کہ:

Polygamy, marriage to more than one spouse at a time"[2]

یعنی ایک وقت میں متعدد زوج رکھنا، تعدد ازواج کہلاتا ہے۔"

اسلام میں تعدد ازواج کی اجازت ایک ایسی معاشرتی ضرورت کے تحت دی گئی جسے اسلام نے ایک قانونی اور اخلاقی دائرے میں رہتے ہوئے متعین کیا۔ تاہم، تعدد ازواج کی حیثیت اور اس کے نتائج پر علماء و محققین نے مختلف ادوار میں، مختلف تناظر میں گہرائی سے غور و فکر کیا ہے۔ تعدد ازواج کا تصور اسلام سے پہلے بھی کئی تہذیبوں اور معاشروں میں موجود تھا، لیکن اسلام نے اسے باقاعدہ ضابطے اور اصولوں کے تحت لایا تاکہ ایک منظم، عادلانہ اور متوازن معاشرتی نظام قائم ہو سکے۔ اس بحث میں سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ قرآن مجید نے تعدد ازواج کی اجازت کو مشروط کیا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا[3]

---

[1] Polygamy - Wikipedia (Acc.09 /12/2024)
[2] https://www.britannica.com/topic/polygamy-marriage (Acc.09 /12/2024)
[3] Quran 03:04

ترجمہ: "اور اگر آپ یتیم لڑکیوں سے بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہیں تو جو عورتیں آپ کو پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لیں، اگر آپ کو خطرہ ہو کہ انصاف نہ کر سکیں گے تو پھر ایک ہی سے نکاح کریں یا جو لونڈی آپ کی ملک میں ہو وہی سہی، یہ طریقہ بے انصافی سے بچنے کے لیے زیادہ قریب ہے۔"

اس مسئلہ پر یہ آیتِ کریمہ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے کہ تعددِ ازواج کی اجازت مشروط طور پر دی گئی۔

تعددِ ازواج کا تاریخی پس منظر:

اسلامی معاشرتی نظام میں تعدد ازواج کی اجازت کا بنیادی پس منظر اس وقت کے معاشرتی، اخلاقی اور اقتصادی حالات سے جڑا ہوا ہے۔ عہد نبوی ﷺ اور اس سے قبل عرب معاشرت میں کثرتِ ازواج کا رواج عام تھا، لیکن اس میں کسی قسم کی قانونی یا اخلاقی پابندیاں نہیں تھیں۔ مرد عموماً بغیر کسی عددی یا اخلاقی قید کے جتنی مرضی شادیاں کر سکتے تھے، اور خواتین کے حقوق کی پاسداری نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ اکثر ناانصافی روا رکھی جاتی تھی۔ اسلام نے ایک طرف مردوں کو زیادہ سے زیادہ چار بیویوں تک محدود کیا تو دوسری طرف ان کی ذمہ داریوں کو واضح طور پر بیان کیا تاکہ عورتوں کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ یہ واضح ہے کہ صرف اسلام یا آنحضور ﷺ نے تعددِ ازواج کی اجازت یا گنجائش نہیں دی بلکہ یہ قدیم انسانی تہذیب کا حصہ بھی ہے۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ کی روایت ہے کہ:

عن ابي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قالقال سليمان بن داود لاطوفن الليلة على سبعين امراة تحمل كل امراة فارسا يجاهد في سبيل الله۔۔۔۔[4]

"ابوہریرہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سلیمان بن داوؑد نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔"

امام بخاریؒ نے نوے کی تعداد کو اصح فرمایا جس سے واضح ہوتا ہے کہ قبل از اسلام تعددِ ازواج کے سلسلے میں کوئی قید و بند نہ تھی بلکہ جو جتنی طاقت رکھتا تھا، اتنی بیویاں رکھ سکتا تھا۔ اسی طرح کتب سابقہ تورات (عہد نامہ قدیم) میں بکثرت تعدد ازواج کی آیات ملتی ہیں جن میں انبیاءؑ یا ان کے مقدس مذہبی شخصیات کی ایک سے زائد بیویوں کا تذکرہ کیا ملتا ہے۔ مثلاً

"*So after Abram had been living in Canaan ten years, Sarai his wife took her Egyptian slave Hagar and gave her to her husband to be his wife*.[5]"

"پھر جب ابرہام نے کنعان میں دس سال گزارے، تو اس کی بیوی سارہ نے اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کو لیا اور اسے اپنے شوہر کے پاس بیوی بنا کر دے دیا۔"

[4] Muhammad bin Ismail Al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Anbiya, Bab Qawlu Allah Azza wa Jal: "Wa wahabna li Dawud Sulaiman..." Hadith no. 3424, Maktabah Rahmaniyah, Vol 1, Page 608

[5] Genesis 16:3

حضرت ابراہیمؑ کے علاوہ حضرت یعقوبؑ کے تعدد ازواج کا ذکر بھی اسی عہد نامہ قدیم میں ملتا ہے جس میں ان کے دو بیویوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں اور دراصل ان کی چار بیویاں تھیں جن سے بنی اسرائیل کے بارہ قبائل کا سلسلہ شروع ہوا۔[6] اس سے معلوم ہوا کہ تعددِ ازواج اسلام کا گھڑا ہوا فلسفہ نہیں بلکہ یہ انسانی تہذیب اور تاریخ کا قدیم مسئلہ ہے جس کی تائید مذکورہ دلائل سے ہوتی ہے۔

تعددِ ازواج کی شرائط:

تعدد ازواج کو اللہ تعالیٰ نے مخصوص شرائط اور حدود کے ساتھ جائز قرار دیا ہے اور ان شرائط کے ساتھ مرد کو زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھنے کی گنجائش دی گئی ہے۔ ہم چند شرائط کا جائزہ لیتے ہیں:

زوجات کے مابین عدل کا قیام:

اسلام میں تعدد ازواج کے لیے سب سے اہم شرط عدل ہے کہ اس شخص کو تعدد ازواج کی اجازت ہے جو اپنی تمام بیویوں کے ساتھ ممکنہ حد تک برابری کا سلوک کر سکتا ہو۔ ممکنہ حد سے مراد مادی ضروریات جیسے نان نفقہ، حسن معاشرت، اور شب باشی میں برابری ہے کہ اس صورت میں ایک سے زیادہ شادی کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ وہ انصاف نہیں کر پائے گا، تو اس کے لیے ایک بیوی پر اکتفاء کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا[7]

ترجمہ: "اگر تمہیں خطرہ ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو یا جو لونڈی تمہارے مِلک میں ہو وہی سہی، یہ طریقہ بے انصافی سے بچنے کے لیے زیادہ قریب ہے۔"

ظاہری وسائل میں مساوات:

شوہر کو اپنی تمام بیویوں کے ساتھ ظاہری معاملات میں مساوات برقرار رکھنی ہوتی ہے۔ اس میں مالی امداد، رہائش، خوراک، لباس، اور دیگر ضروریات زندگی شامل ہیں۔ شوہر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کسی بیوی کو مالی یا جسمانی اعتبار سے دوسرے پر فوقیت نہ دے۔ حضرت ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ:

إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ، فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ.[8]

"جب کسی شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور ان کے درمیان انصاف سے کام نہ لے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہو گا۔"

[6] Genesis 29:30-31

[7] Quran 03:04 Quran 03:04

[8] Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Jami' at-Tirmidhi, Kitab an-Nikah 'An Rasul Allah ﷺ, Bab Ma Jaa Fi at-Taswiyah Bayn al-Dararir, Hadith no. 1141

جذباتی عدل کے لیے کوشش:

اسلام جذباتی اور قلبی معاملات میں مکمل عدل کی شرط عائد نہیں کرتا، کیونکہ دل کے معاملات انسان کے اختیار میں نہیں ہوتے۔ تاہم، شوہر کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ وہ جذباتی تعلقات میں بھی برابری اور انصاف سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوَا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ[9]

"اور تم عورتوں (بیویوں) کو ہر گز برابر نہیں رکھ سکو گے اگرچہ اس کی حرص کرو، سو تم بالکل ہی ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری عورت کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو۔"

حضرت عائشہ روایت نقل فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ. (قال أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الْقَلْبَ.)[10]

"رسول اللہ ﷺ (اپنی بیویوں کی) باری مقرر فرماتے تھے اور اس میں انصاف کرتے تھے، پھر یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! یہ میری تقسیم ان امور میں ہے جس کا میں مالک ہوں، رہی وہ بات جو میری طاقت سے باہر ہے اور آپ کی قدرت میں ہے (یعنی دل کا میلان) تو تو مجھے اس کی وجہ سے ملامت نہ فرمانا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ قلبی محبت میں مکمل عدل ممکن نہیں ہے، لیکن شوہر کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس کی کسی بیوی کو مکمل طور پر نظر انداز نہ کیا جائے۔

بیویوں کی تعداد پر محدودیت:

اسلام میں تعدد ازواج کی اجازت صرف چار بیویوں تک محدود ہے اور اس سے زیادہ بیویاں رکھنے کی ممانعت ہے۔ اگر کوئی شخص پہلے سے چار بیویاں رکھتا ہو اور مزید نکاح کرنا چاہے، تو اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک کوئی ایک بیوی اس کے عقدِ نکاح سے نکل نہ جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور اگر تم یتیم لڑکیوں سے بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لو۔[11] اس کے علاوہ بھی فقہاء کرام کی متعدد شرائط کا لحاظ ضروری قرار دیا ہے جیسے کوئی شخص نئی شادی کرنا چاہے اور اس کی پہلی بیوی طلاق یا موت کے ذریعے علیحدہ ہو چکی ہو، تو اسے اس بات کا انتظار کرنا ہو گا کہ عدت کی مدت پوری ہو جائے۔ عہدِ جاہلیت میں لوگ چار سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے، قبولِ اسلام کے آپ ﷺ نے ان کو چار سے زائد بیویوں کو الگ کرنے کا حکم دیا۔ غیلان بن سلمہ ثقفی کے بارے میں آتا ہے کہ:

---

[9] Quran 129:04

[10] Abu Dawood, Sulayman bin Ash'ath, Sunan Abu Dawood, Kitab al-Nikah, Bab Fi al-Qism Bayn al-Nisa, Hadith no. 2134, Maktabah al-Hasan, Vol 1, Page 307

[11] Quran 03:04

ان غيلان بن سلمة الثقفي اسلم، وله عشر نسوة في الجاهلية فاسلمن معه، " فقال النبي صلى الله عليه وسلم امسك اربعا و فارق سائرهن"[12]

"غیلان بن سلمہ ثقفیؓ نے اسلام قبول کیا اور ان کی زمانہ جاہلیت میں دس بیویاں تھیں، وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں، نبی ﷺ نے فرمایا: "چار (بیویاں) رکھ لو اور باقی فارغ کر دو۔"

اسی طرح ایک روایت حضرت نوفل بن معاویہ کے متعلق بھی خود ان سے مروی ہے کہ:

وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «فَارِقْ وَاحِدَةً وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا» فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي: عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّينَ سنة ففارقتها.[13]

"نوفل بن معاویہؓ بیان فرماتے ہیں، میں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت میری پانچ بیویاں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے (اس کے متعلق) دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک کو چھوڑ دو اور چار رکھ لو۔" میں نے ان میں سے اپنی سب سے پہلی بیوی کو، جو بانجھ تھی اور ساٹھ سال سے میری رفیقہ حیات تھی، خود سے جدا کر دیا۔"

یہ واضح رہے کہ تعدد ازواج صرف جذباتی یا جنسی مقاصد کے لیے نہیں، بلکہ اسلام نے اسے ایک سماجی اور اخلاقی ضرورت کے طور پر پیش کیا ہے۔ معاشرتی مسائل جیسے بیواؤں اور یتیموں کی کفالت، جنگوں کے نتیجے میں مردوں کی کمی، اور معاشرتی نظام کی مضبوطی کے پیش نظر تعدد ازواج کی اجازت دی گئی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اسے غلط مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے اور نہ ہی تعدد ازواج پر عمل کے پیشِ نظر نکاح کے شرعی شرائط (مثلاً مہر، گواہوں کی موجودگی، اور ولی کی رضا) وغیرہ صرفِ نظر جائز ہے۔

تعددِ ازواج کی حکمتیں:

چونکہ شریعتِ مطہرہ کے ہر حکم میں شارع (اللہ تعالیٰ اور پیغمبرِ اسلام ﷺ) کی نظر میں حکمتوں کا ایک بحر بے کنار ہوتا ہے جس کی وجہ سے مکلف انسان کو اس عمل کی ترغیب دی جاتی ہے اور اس پر پھر سزا یا جزاء کا ترتب ہوتا ہے۔ تعددِ ازاج بھی ایک حکم شرعی ہے جس کی اجازت شارع نے دی تو اس میں بھی حکمتوں کا ہونا یقینی ہے، وہ الگ بات ہے کہ ہماری نظر ان حکمتوں تک صحیح طرح سے رسائی حاصل نہیں کر پاتی۔ تعدد ازواج کی چند حکمتیں درج ذیل ہیں:

❖ معاشرتی استحکام:

تعدد ازواج کے ذریعے معاشرتی استحکام میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب ایک مرد کے کئی بیویاں ہوں، تو یہ خاندانوں کے درمیان تعلقات کو مستحکم کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس سے مختلف خاندانوں کے باہمی رشتہ داریوں کی نوعیت تبدیل ہوتی ہے اور ایک بڑی برادری تشکیل پاتی ہے، جو کہ معاشرتی یکجہتی کو فروغ دیتی ہے۔

---

[12] Muhammad bin Abdullah, Mishkat al-Masabih, Kitab al-Nikah, Bab al-Muharramat, Hadith no. 3176, Maktabah al-Bushra 2010, Vol 3, Page 203

[13] Muhammad bin Abdullah, Mishkat al-Masabih, Kitab al-Nikah, Bab al-Muharramat, Hadith no. 3176, Maktabah al-Bushra 2010, Vol 3, Page 203

❖ عورتوں کی حفاظت:

کئی معاشروں میں عورتوں کے حقوق کی کمی اور ان کی مالی تحفظات کی عدم دستیابی ایک اہم مسئلہ ہے۔ تعدد ازواج کے ذریعے، ایک مرد متعدد عورتوں کی دیکھ بھال اور کفالت کر سکتا ہے، خاص طور پر اُن عورتوں کے لیے جو اپنی زندگی میں مشکلات کا سامنا کر رہی ہوں۔ جب کسی بیوی کا شوہر فوت ہو جائے یا وہ اکیلی رہ جائے، تو اسے ایک نئے شوہر کی موجودگی میں بہتر زندگی گزارنے کا موقع ملتا ہے۔

❖ نسل کی بقاء:

تعدد ازواج کے ذریعے آبادی میں اضافہ ممکن ہے، جو کہ بعض حالات میں بہت اہم ہوتا ہے۔ جب ایک مرد کے پاس کئی بیویاں ہوں تو اس کے ذریعے نسل کا پھیلاؤ بڑھتا ہے۔ یہ خاص طور پر ان معاشروں میں اہم ہوتا ہے جہاں آبادی کی کمی یا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ نسل کی بقاء کے لیے یہ ایک مؤثر طریقہ ہے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ، الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ.[14]

"زیادہ بچے جننے والی، اور زیادہ محبت کرنے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ میں تمہارے ذریعہ کثرت تعداد میں (دیگر اقوام پر) غالب آنا چاہتا ہوں۔"

❖ نفسیاتی اور جسمانی سکون:

مختلف بیویوں کے ہونے کی صورت میں، مردوں کو مختلف طریقوں سے نفسیاتی سکون مل سکتا ہے۔ یہ سکون ان کے جذباتی حالات کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اگر ایک ہی بیوی کے ساتھ ہونے کی صورت میں مسائل بڑھ جائیں تو متعدد بیویوں کی موجودگی ان مسائل کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

❖ کثرت کے اصول:

کئی مواقع پر، ایک بیوی کی موجودگی میں تمام ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ تعدد ازواج مرد کو اس معاملے میں زیادہ سہولیات فراہم کرتا ہے، کیونکہ اس کے پاس مختلف بیویوں کی موجودگی سے ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ یہ اصول ان کے لیے ایک موزوں طریقہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کی تمام ضروریات کو بہتر انداز میں پورا کریں۔

تعدد ازواج النبی ﷺ کے متعلق فیمنسٹ ماہرین اور مستشرقین کا نقطہِ نظر:

رسول اللہ ﷺ کے تعددِ ازواج کے متعلق استشراقی مفکرین و فیمینسٹ ماہرین میں مختلف نظریات و نقطہ ہائے نظر سامنے آتے ہیں جس کا سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں مدلل جواب دینا ضروری ہے۔ یہ واضح رہے کہ ان کے نظریات اور افکار میں اختلاف پایا جاتا ہے جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ مستشرقین کا ہدفِ تنقید رسالت مآب ﷺ کی ذاتِ اطہر ہے جس پر مستشرقین (نعوذ باللہ) شہوت پرستی،

---

[14] Ahmad bin Shu'ayb an-Nasa'i, Sunan an-Nasa'i, Kitab al-Nikah, Bab Karahiyat Tazwij al-Aqim, Hadith no. 3229, Maktabah al-Mizan, Vol 2, Page 70

لذت نفسانی وغیرہ جیسے ہوش ربا الزامات لگاتے ہیں۔ جبکہ فیمینسٹ مفکرین، جیسے امینہ ودود[15]، کیشیا علی[16]، اور فاطمہ مرنیسی[17]، اس مسئلے کو اسلامی متون کی تشریح اور معاشرتی اثرات کے تناظر میں دیکھتی ہیں۔ امینہ ودود کے ہاں تعدد ازواج کی مشروعیت پر دلیل آیتِ کریمہ یتیموں کے منصفانہ سلوک سے متعلق ہے، جو ایک مخصوص صورتحال میں سامنے آئی تھی۔ اس آیت کو بنیاد بنا کر وہ ہر دور میں مردوں کے لیے چار شادیوں کا جواز تسلیم نہیں کرتی۔ امینہ ودود اپنے استدلال کے لئے مذکورہ آیت سے پہلی آیت کے سیاق وسباق کو بنیاد بنا کر رقمطراز ہیں کہ:

> *"First, this verse is about treatment of orphans.Some male guardians, responsible for managing the wealth of orphaned female children,were unable to refrain from unjust management of that wealth (4:2) One solution suggested to prevent mismanagement was marriage to the female orphans. On the one hand,the Qur'an limited this number to four, and on the other hand,the economic responsibilty of maintaining the wife would counterbalance the ac cess to the wealth of the orphaned female through the responsibility of management.However,most proponents of polygamy seldom discuss it within the context of just treatment of orphans."*[18]

"پہلی بات، یہ آیت یتیموں کے ساتھ سلوک کے بارے میں ہے۔ کچھ مرد سرپرست، جو یتیم لڑکیوں کے مال کا انتظام کرنے کے ذمہ دار تھے، اس مال کے ناحق انتظام سے باز نہ رہ سکے۔ (4:2) ایک حل جو بدانتظامی سے بچنے کے لیے تجویز کیا گیا وہ یتیم لڑکیوں سے شادی کرنا تھا۔ ایک طرف، قرآن نے اس تعداد کو چار تک محدود کر دیا، اور دوسری طرف، بیوی کی معاشی ذمہ داری یتیم لڑکیوں کے مال کے انتظام کی ذمہ داری کے ساتھ توازن برقرار رکھے گی۔ تاہم، اکثر متعدد بیویوں کے حامی اس مسئلے پر یتیموں کے ساتھ انصاف کے سلوک کے تناظر میں بات نہیں کرتے۔"

---

[15]Amina Wadud (Amina Wadud): An American Muslim theologian known for her reinterpretation of religious texts. Her famous book "Quran & Woman" attempts to understand Quranic texts from a feminist perspective. She was born on September 25, 1952.

[16] Kecia Ali (Kecia Ali): An American scholar specializing in Islamic jurisprudence, ethics, women, and sexuality studies. She is currently a professor of Religion at Boston University. Kecia Ali was born in 1972.

[17] Fatima Mernissi (Fatima Mernisi) (September 27, 1940): A Moroccan feminist writer and well-known activist for women's rights, she passed away on November 30, 2015.

[18] Amina Wadud, Quran & Woman NEW YORK OXFORD, OXFORD UNIVERSITY PRESS 1999,p:83

امینہ ودود تعدد ازواج پر پیش کئے جانے والے عام جوازات پر تنقید کرتی ہے کہ روایتی مذہبی فکر کی جانب سے تعدد ازواج پر عام دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ایک مالی طور پر مستحکم مرد کو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا اختیار ہے اور اس کو چاہیے کہ وہ یتیموں اور کمزور خواتین کے ساتھ شادی کر کے ان کی مدد اور ضروریات کا خیال رکھے۔ دوسرا عام تاثر یہ ہے کہ ایک مرد کو زیادہ بیویوں کا حق اس لیے ہونا چاہیے تاکہ وہ نسل کی بقاء کو یقینی بنائے، خاص طور پر ایسے حالات میں جہاں مردوں کی تعداد کم ہو سکتی ہے یا جنگوں کے بعد یتیم خواتین کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تیسرا عام جواز یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مردوں کے لیے ایک سے زیادہ بیوی رکھنا جنسی حفاظت فراہم کرتا ہے۔ اس کے مطابق، ایک مرد اپنی بیویوں کے ذریعے اپنی جنسی ضروریات کو پورا کرتا ہے، اور اس سے زنا اور دیگر غیر اخلاقی رویوں سے بچا جا سکتا ہے۔

ان عمومی جوازات پر امینہ ودود مطمئن نہیں اور ان کا ماننا ہے کہ یہ مفروضہ کہ تمام خواتین مالی بوجھ ہیں، ایک محدود اور غیر منصفانہ سوچ ہے۔ اس میں خواتین کی مالی خود مختاری اور ان کی قابلیت کو نظر انداز کیا جاتا ہے کیونکہ اکثر خواتین مالی طور پر خود کفیل ہیں۔ جبکہ نسل کی بقاء کا خیال اس لیے کمزور ہے کہ یہ تصور عورتوں کی اہمیت کو کم کرتا ہے۔ خواتین صرف نسل پیدا کرنے والی نہیں ہیں بلکہ وہ معاشرے میں ایک فعال کردار ادا کر سکتی ہیں۔ تیسرے جواز کے متعلق ودود کا ماننا ہے کہ یہ جواز جنسی اخلاقیات کی پیچیدگیوں کو نظر انداز کرتا ہے۔ صرف بیویوں کی تعداد بڑھانے سے جنسی اخلاقیات کو نہیں سنوارا جا سکتا۔ اس کے بجائے، یہ ضروری ہے کہ تعلقات میں اعتماد، محبت، اور احترام کو فروغ دیا جائے۔ قرآن کریم میں بھی تعدد ازواج کے لیے کوئی واضح حمایت نہیں ہے۔ یعنی تعدد ازواج کے جواز مذہبی بنیادوں پر مستند نہیں ہیں، اور اس معاملے میں زیادہ تر ثقافتی اور سماجی تصورات کا عمل دخل ہے۔

فاطمہ مرنیسی کا مؤقف:

فاطمہ مرنیسی تعددِ ازواج کو پدرسری نظام (patriarchy) کا حصہ سمجھتی ہیں، جو عورتوں کو دبانے اور مردوں کو مزید سماجی اختیارات دینے کا ذریعہ بناتا ہے۔ ان کے ہاں اس نظام میں عورتوں کی حیثیت ثانوی ہو جاتی ہے، کیونکہ مردوں کو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت ملتی ہے، جبکہ عورتوں کو یہ اختیار نہیں دیا جاتا۔ مرنیسی کے ہاں ازدواجی زندگی کی ترقی میں تعدد ازواج ایک بڑی رکاوٹ ہے، کیونکہ اس میں ایک طرف مردانہ تسلط کا قیام ہے تو دوسری طرف تعدد ازواج میں عورت کی توہین بھی ہے کہ انہیں مردوں کے تابع بنا کر کمزور ظاہر کیا جاتا ہے۔ تعدد ازواج کا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے کہ عورت محض مردوں کی جنسی خواہشات پوری کرنے کا ایک کھلونا ہے اور عورت کی مستقل کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ان کے ہاں تعدد ازواج کا یہ ادارہ اس صدی کی تیسری دہائی کے سے تدریجاً تبدیل ہوا ہے۔"[19] اس وجہ سے فاطمہ مرنیسی نے حضور نبی کریم ﷺ پر یہ بیہودہ الزام لگایا کہ رسول اللہ ﷺ کے تعدد ازدواج کا سلسلہ حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد شروع ہوا اور آپ ﷺ دوسری عورتوں کے ساتھ محبت کرنا چاہتے تھے۔[20] مرنیسی نے تعدد ازواج کی

---

[19] Mernissi, Fatima, "al-Suluk al-Jinsi fi Majo'at Islam Rasimali Tab'i", translated by Fatima al-Zahra Uzail (Beirut, Dar al-Hadatha li-Nashr, 1982), p. 74

[20] Mernissi, Fatima, "al-Suluk al-Jinsi fi Majo'at Islam Rasimali Tab'i", translated by Fatima al-Zahra Uzail (Beirut, Dar al-Hadatha li-Nashr, 1982), p. 74

روایات کو تاریخی سیاق وسباق میں دیکھا، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ عرب ثقافت کی قدیم روایات سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے اس پر زور دیا کہ یہ عمل عصرِ حاضر کے سماجی حقائق سے میل نہیں کھاتا۔

مستشرقین کا زاویہ فکر:

فیمنسٹ ماہرین تعدد ازواج کے شرعی حکم کو ہی قابلِ اعتناء نہیں سمجھتے جس کے ضمن میں وہ رسالت مآب ﷺ کی متعدد شادیوں پر اعتراض کرتے ہیں لیکن مستشرقین کا زاویہ نظر اس سے مختلف ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات پر حملہ کرتے ہیں۔ مشہور مستشرق منٹگمری واٹ (Montgomery Watt)[21] لکھتا ہے کہ:

"*We conclude, then, that virilocal poly gamy, or the multiple virilocal family, which for long was the distinctive feature of Islamic society in the eyes of Christendom, was an innovation of Muhammad's. There may have been some instances of it before his time, but it was not widespread, and it was particularly foreign to the outlook of the Medinans.*[22]

"ایک شوہر اور متعدد بیویوں پر مشتمل گھرانہ جو مدتوں مسیحیوں کے ہاں مسلم معاشرے کی خصوصی علامت رہا، وہ محمد ﷺ کے ذہن کی اختراع تھی، ممکن ہے کہ چند مثالیں ان سے پہلے موجود ہوں لیکن یہ عمومی رسم نہ تھی اور خصوصاً اہلِ مدینہ کے لئے یہ بالکل نئی بات تھی۔"

اسی طرح ول ڈیورنٹ (Will Durant)[23] نے رسول اللہ ﷺ پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ:

"Women and power were his only indulgences[24]"

"عورتیں اور اقتدار ہی بس آپ ﷺ کی مصروفیات تھیں۔"

اسی طرح دیگر مستشرقین تعدد ازواج کو منصبِ نبوت کے خلاف بلکہ انسانی اخلاقیات کے بھی منافی سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک سے زیادہ شادیوں کی ضرورت کیوں کر محسوس ہوئی؟ ان کے ہاں اس سے یہی واضح ہوتا ہے کہ (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ خواہشاتِ نفسانی اور بہیمی تقاضوں میں عام انسانوں کی طرح نہیں تھے۔ آپ ﷺ نے ذاتی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی پادری واٹنز جیری نے کلیسا کی مذہبی کانفرنس میں دورانِ خطاب آپ ﷺ کو شہوت پرست قرار دیا اور کہا کہ:

---

[21] Montgomery Watt (Montgomery Watt) (March 1909 – October 24, 2 006): A famous Orientalist who wrote many books on Prophet Muhammad ﷺ and Islam, attempting to create doubts about Muslim beliefs and ideologies.

[22] Watt, W. Montgomeery, Muhammad at Madina. Oxford 1956 P#:277

[23] Will Durant (Will Durant): (1885–1981): An American historian and philosopher who wrote many books. His famous work is "The Age of Faith."

[24] Will Durant, The age of faith, New York, 1950, P#: 172,173

الرسول كان يتحرش بالأطفال وتزوج اثنتي عشرة زوجة[25]

"مسلمان جن کو پیغمبر مانتے ہیں، وہ بچوں کے ساتھ بد تمیزی کرتے تھے اور انہوں نے بارہ خواتین سے شادی کی تھی۔"

فیمنسٹ بیانیہ کا رد:

امینہ ودود کے اشکالات کے جوابات

امینہ ودود و دیگر مسلم فیمنسٹ ماہرین کا نقطہ نظر تعدد ازواج کے بارے میں روایتی تصورات کو چیلنج کرتا ہے اور سورۃ النساء 03:04 کی تفہیم میں ایک نیا زاویہ فراہم کرتا ہے۔ لیکن اصولی بات یہ ہے کہ قرآنی آیات کو محض عرب سماج کے تناظر میں سمجھنا اور پھر اس کے ساتھ ہی خاص کرنا ایک محدود نقطہ نظر ہے، کیونکہ قرآن کی تعلیمات کا مقصد ایک عالمگیر پیغام دینا ہے جو ہر دور اور معاشرتی سیاق وسباق میں موزوں رہتا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ قرآن کی بعض آیات خاص تاریخی اور سماجی حالات میں نازل ہوئیں، اور ان کی تفہیم کے لیے ان سیاق وسباق کو سمجھنا ضروری ہے۔ لیکن قرآن کا پیغام انسانی فطرت، اخلاقیات، اور انصاف کے اصولوں پر مبنی ہے، جو تمام معاشروں میں مؤثر ہیں۔ ان کے ہاں تعدد ازدواج کا اصل مقصد معاشرتی اور سماجی تحفظ فراہم کرنا تھا، خاص طور پر ان حالات میں جب مسلسل جنگوں کی وجہ سے بہت سے افراد شہید ہوگئے تھے اور کئی خاندان بے سہارا ہوگئے تھے۔ حالانکہ اگر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ تعدد ازواج کا یہ ادارہ مدینہ میں اقدامی جہاد کے دوران معرضِ وجود میں نہیں آیا بلکہ یہ ادارہ قبل از اسلام بھی موجود تھا، جسے مسلمانوں نے اپنے معاشرتی حالات کے مطابق اپنایا۔

اب اگر تعدد ازواج کا حکم اس تناظر میں دیا گیا ہوتا تو اس اعتراض کی گنجائش تھی لیکن جو عمل پہلے سے چلا آرہا تھا اور اسلام نے اس کو مہذب شکل دے کر قبول کیا، اس حکم کو یہ کہہ کر اب محدود کرنا کہ یہ خاص اس سماج اور حالات کے لئے تھا، قرینِ قیاس نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ تعدد ازواج کا مقصد یتیموں کی حقوق کی حفاظت وغیرہ ہے لیکن ہم جب نصوص کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے تعدد ازواج کے اس کے علاوہ بھی متعدد مقاصد سامنے آتے ہیں۔ جیسے عصمت وعفت کا تحفظ، کہ اس کے تحت ایک مرد کو دوسری یا تیسری بیوی کی اجازت دی جاتی ہے تاکہ ایسی صورت حال میں جہاں ایک عورت اپنے شوہر کو مکمل جنسی تسکین فراہم نہ کر سکے، یا جہاں شوہر کی خواہشات کو قابو میں رکھنا ممکن نہ ہو، گناہ کی راہ سے بچا جاسکے۔ اس لیے اگر کسی کی ضرورت ایک بیوی سے پوری نہیں ہوتی تو دوسری، تیسری، اور چوتھی بیوی اختیار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ:

ثم من الناس من يغلب عليه سلطان هذه الشهوة فلا تندفع حاجته بواحدةفانطلق له ثانية وثالثة ورابعة[26]

"پھر لوگوں میں سے بعض وہ بھی ہیں جن پر اس شہوت کا غلبہ چھا جاتا ہے، تو ان کی ضرورت ایک بیوی سے پوری نہیں ہوتی تو اس کیلئے دوسری اور تیسری اور چوتھی بیوی کرنے کی اجازت ہے۔"

[25] Mu'jam Iftira'at al-Gharb 'ala al-Islam az Anwar Mahmoud Zanati, Dar al-Afaq al-Arabiyya, Egypt, 2009.

[26] Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Al-A'lam al-Muwaqqi'in, Maktabah al-Kuliat al-Azhariyah Egypt, Chapter on Limiting the Number of Wives to Four, Vol 2, p. 103

اس کے علاوہ تعدد ازواج کا ایک اور اہم مقصد کثرت نسل ہے۔ جب ایک شخص نکاح کرتا ہے تو اس کا مقصد اپنی نسل کی بقاء ہوتی ہے۔ اسی مقصد کے تحت، رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت سے شادی کرنے کی ہدایت دی ہے جو زیادہ بچے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔[27]

تو مذکورہ مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا کہ تعدد ازواج کا مقصد محض یتیموں کی کفالت یا خاص احوال کے لئے نازل ہونے والا حکم ہے، درست مؤقف نہیں۔ بلکہ یہ شریعتِ اسلامیہ کا ثابت شدہ حکم ہے کہ اسلام نے تعدد ازواج کی اجازت دی ہے جو کسی وقت یا حال کے ساتھ خاص نہیں، البتہ اتنا ضروری ہے کہ جن شرائط کو شریعتِ اسلامیہ نے ضروری قرار دیا ہے، ان کو مدنظر رکھا جائے۔

باقی رہے تعدد ازواج کے عام جوازات پر امینہ ودود کے اعتراضات وغیرہ تو ان تنقیدات میں بھی کوئی وزن نہیں کیونکہ ہم نے واضح کیا کہ زوجات کے مابین ظاہری وسائل نان نفقہ میں مساوات ضروری ہے جو مالی طور پر مستحکم مرد کے لئے ہی ممکن ہے۔ اسلام نے خواتین کی مالی خود مختاری اور ان کی قابلیت کو نظر انداز نہیں بلکہ خواتین کو عزت و وقار کے منصب پر فائز کیا ہے اور اس سے عورت کی توہین یا بے توقیری لازم نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے عورت کا خرچ مرد پر ڈالا ہے کہ عورت چونکہ گھر میں ہوتی ہے اور وہ ایک مرد کے لئے خود کو محبوس رکھتی ہے تو عورت کے تمام اخراجات مرد کے ذمے ہے کہ وہ ہر حال میں خواتین کے ضروری اخراجات پورے کرے گا۔ اس پر عورت کو خوش ہونا چاہیے کہ شریعت نے ان کی فطری نزاکت اور کمزوری کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ان کو فکرِ معاش سے آزاد کیا۔ اگر شریعت یہ بوجھ مرد پر نہ ڈالتی تو خواتین معاش کی فکر میں دھکے کھاتی پھرتی جس سے اس کو شدید نفسیاتی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کیونکہ مرد مضبوط ہو کر بھی بعض اوقات ہمت ہار بیٹھتا ہے تو اگر عورت کی بھی یہ ذمہ داری ہوتی تو صنف نازک پہلے موڑ پر ہی اپنا سب کچھ ہار بیٹھتی۔ لیکن اسلام نے ایسا ہونے نہ دیا بلکہ فرائض کو تقسیم کرتے ہوئے مرد کو بیرونِ خانہ کمانے اور عورت کے ضروریات کا کفیل بنایا جس سے عورت کا اکرام معلوم ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ امینہ ودود کے ہاں تعدد ازواج کا مقصد نسل کی بقا اور کثرت ہے اور یہ تصور عورتوں کی اہمیت کو کم کرتا ہے کیونکہ خواتین صرف نسل پیدا کرنے والی نہیں ہیں بلکہ وہ معاشرے میں ایک فعال کردار ادا کر سکتی ہیں۔ البتہ فہم سے ماوراء ہے کہ امینہ ودود کس طرح عورت کے خالق سے بہتر یہ بات جان سکتی ہے کہ نسل کی بقاء اور کثرت تولد سے عورت کی حیثیت کم ہوتی ہے؟ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سپرد شدہ ایک وظیفہ ہے جو تقسیم کے دائرہ کار کے تحت عورتوں کو دیا گیا ہے۔ باقی عورت کا بچوں کو جننے سے یہ بات کیسے لازم آتی ہے کہ وہ معاشرے میں فعال کردار ادا نہیں کر سکتی؟ عورت کا تو اپنا ایک دائرہ کار ہے جس میں رہتے ہوئے وہ کام کرتی ہے جس کی حدبندی شریعت اور خود شارع ﷺ نے کی ہے۔ ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں کہ عورت تولد کے ساتھ ساتھ دیگر کارہائے منصبی کو بھی پوری طرح نبھاتی آئی ہیں اور ان کی راہ میں کبھی یہ رکاوٹ حائل نہیں ہو سکی۔ اب عورت اگر ملازمت یا ضرورت کی وجہ سے بیرونِ خانہ کوئی اور کام کاج کرتی ہے تو بچوں کی وجہ سے اس میں کوتاہی نہیں آتی۔ ہم پاکستان میں دیکھتے ہیں کہ تعلیمی اداروں اور دیگر شعبہ جات میں خواتین کام کرتی ہیں اور بچوں کو بھی پیدا کرتی ہیں۔ قرب

[27] Ahmad bin Shu'ayb an-Nasa'i, Sunan an-Nasa'i, Kitab al-Nikah, Bab Karahiyat Tazwij al-Aqim, Maktabah al-Mizan, Vol 2, Page 70

ولادت پر اس کو ملازمت سے چھٹی مل جاتی ہے جس کا متبادل انتظام متعلقہ ادارے کے ذمے ہوتا ہے اور بعض ممالک میں تو عورتوں کو اس دوران اضافی خرچ بھی دیا جاتا ہے اور علاج وغیرہ کے اخراجات بھی ان کے ذمے ہوتے ہیں۔ سو تولد کو عورتوں کے فعال کردار میں رکاوٹ سمجھنا درست نہیں۔

تیسرے عمومی جواز کہ مردوں کے لیے ایک سے زیادہ بیوی رکھنا جنسی حفاظت فراہم کرتا ہے تاکہ مرد زنا اور دیگر غیر اخلاقی رویوں سے بچا جاسکے، پر امینہ ودود نے نقد کیا ہے کہ یہ جواز جنسی اخلاقیات کی پیچیدگیوں کو نظر انداز کرتا ہے کیونکہ صرف بیویوں کی تعداد بڑھانے سے جنسی اخلاقیات کو نہیں سنوارا جاسکتا۔ اس بات سے ایک حد تک اتفاق کیا جاسکتا ہے لیکن تعدد ازواج کا یہ آخری اور حتمی مقصد بھی تو نہیں ہے کہ جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھتا ہے، وہ جنسی ضرورت کی تحت ہی ایسا کرتا ہے۔ یہ تو محض ایک حکمت ہے کہ تعدد ازواج جنسی اخلاقیات کو سنوارنے کا ایک ذریعہ ہے۔ باقی جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں وہ ایک بیوی کی موجودگی میں بھی غیر اخلاقی رویوں سے خود کو محفوظ رکھتے جبکہ بعض دیگر چار کی موجودگی میں بھی جنسی قباحتوں میں منہمک ہوتے ہیں۔ اصل چیز تقوی اور خشیتِ الٰہی ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو، جب اللہ کا خوف دل میں موجود ہو تو ایک بیوی کا شوہر بھی خود کی حفاظت کرے گا اور جب دل سے خوفِ الٰہی رخصت ہو جائے تو چار بیویوں کے ساتھ آرام فرما شخص بھی دیگر عورتوں کے خواب دیکھتا ہے۔

فاطمہ مرنیسی کے اعتراضات کا جواب:

فاطمہ مرنیسی تعددِ ازواج کو پدر سری نظام کا حصہ سمجھتی ہیں جو قابلِ غور اور محل اعتراض ہے اور اس طرح یہ بھی درست نہیں کہ تعدد ازواج کا ادارہ اسلام کی ایجاد ہے جس میں خالصتاً خواتین کے حقوق کا استحصال ہوتا ہے اور یہ عمل دورِ جدید کے سماجی حقائق سے میل نہیں کھاتا، کیونکہ اسلام سے قبل بھی تعددِ ازواج کا سلسلہ جاری تھا جیسا کہ ہم نے واضح کیا۔

فاطمہ مرنیسی کا یہ خیال کہ اسلام میں یہ نظام بنیادی طور پر مال و دولت اور شوہر کے تسلط پر مبنی ہے، بھی درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ نص میں یہ حکم مطلق ہے اور عہدِ رسالت ﷺ میں یہ حکم اپنے اطلاق پر باقی رہا اور صحابہ کرام معمول کے حالات میں بھی ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کو جائز سمجھتے تھے اور اپنے عمل سے اس کو ثابت بھی کیا۔ مرنیسی پیغمبرِ اسلام ﷺ پر کیے گئے اعتراض کا بھی کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکتی۔

مستشرقین کے اعتراض کا جواب:

یہی اعتراض مستشرقین نے بھی کیا کہ رسالت مآب ﷺ متعدد شادیوں کے پیچھے خواہشِ نفسانی کارفرما تھی کہ (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ عورتوں کا شوق رکھتے تھے۔ یہ اعتراض یا مؤقف تو غلط اور انتہائی متعصبانہ ہے کیونکہ آپ ﷺ کی متعدد شادیوں کی بے پناہ حکمتیں ہیں جس کا مفصل ذکر ہم کریں گے لیکن یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ[28] کے بعد جن

[28] Hazrat Khadijah (R.A): (Born: 556 CE – Died: April 30, 619 CE) A noblewoman from the Quraysh, she was the first wife of Prophet Muhammad ﷺ and the first to accept Islam. [https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AE%D8%AF%DB%8C%D8%AC%DB%81_%D

خواتین سے نکاح کیا، ان میں سے حضرت عائشہ[29] کے علاوہ کوئی بھی باکرہ نہیں تھیں۔ بلکہ ان کی اکثریت مطلقہ یا بیوہ تھیں۔ اگر آپ ﷺ نے واقعی محبت یا (نعوذ باللہ) جنسی خواہش کی بنیاد پر متعدد شادیاں کی ہوتیں، تو آپ ﷺ جوان اور باکرہ عورتوں کا انتخاب کرتے، جو کہ حقیقت میں نہیں ہوا۔

رسالت مآب ﷺ کی پاکدامنی:

فاطمہ مرنیسی ہو یا مستشرقین، ان کا یہ نظریہ محض ہٹ دھرمی اور، تعصب اور بددیانتی پر مبنی ہے جس سے حقیقت کا کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پاکدامنی کی گواہی غیر مسلموں نے بھی دی ہے۔ انہیں ساحر، کاہن اور شاعر کہا گیا، لیکن آپ ﷺ کے اخلاق اور کردار پر کبھی بھی سوال نہیں اٹھایا گیا۔ آپ ﷺ نے پہلا نکاح حضرت خدیجہ سے کیا، جن کی عمر اس وقت چالیس سال تھیں جبکہ آپ ﷺ کی عمر صرف پچیس سال تھی۔ اگر محبت یا نفسانی خواہشات ہی بنیاد ہوتیں، تو آپ ﷺ کسی جوان دوشیزہ سے نکاح کرتے، جس کی پیشکش مشرکین عرب نے خود کی تھی لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا اور حضرت خدیجہ کی زندگی میں کوئی اور نکاح بھی نہیں کیا۔

تعدد ازواج النبی ﷺ کے دینی، سماجی و سیاسی مصالح:

آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے بعد مختلف تعلیمی، سماجی اور سیاسی مصالح کی خاطر متعدد نکاح کیے، جن میں محبت یا نفسانی خواہشات کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔ یعنی آپ ﷺ نے مختلف تعلیمی مصلحتوں کی وجہ سے کئی نکاح کیے، تاکہ آپ ﷺ خواتین کی شرعی رہنمائی کے لیے معلمات تیار کرسکیں۔ یہ خاص طور پر حضرت عائشہ کے ساتھ نکاح کے پس منظر میں دیکھا جاسکتا ہے، کیونکہ وہ کم عمر تھیں اور ان کی یادداشت بے مثال تھی۔ انہوں نے آپ ﷺ سے دینی تعلیم حاصل کی اور بعد میں ایک معروف معلمہ اور محدثہ بنیں، جنہوں نے بہت سی خواتین کو دینی علم سے نوازا۔ حضرت عائشہ سے متعلق ڈاکٹر حمید اللہ رقمطراز ہیں کہ:

"سیدہ عائشہ سے شادی کرکے نبی کریم ﷺ نے جہاں جناب ابوبکر کے ساتھ پہلے سے موجود قلبی تعلق کو مزید مستحکم اور مضبوط کرنے کی خواہش کو مدنظر رکھا، وہاں حضور ﷺ نے جوان عمر "ام المؤمنین حضرت عائشہ" کو اسلامی تعلیمات کی ماہر معلمہ بننے کی تربیت دینا چاہتے تھے۔"[30]

8%A8%D9%86%D8%AA_%D8%AE%D9%88%DB%8C%D9%84%D8%AF] (Acc. 10/24/2024)

[29] Hazrat Aisha (R.A): Daughter of Abu Bakr Siddiq (R.A), a renowned female companion, and Mother of the Believers, who entered into marriage with Prophet ﷺ at a young age. Her chastity is testified in the Quran, and the law of Qadhf (false accusation) was established because of her. She narrated 2210 Hadiths and passed away on 17th Ramadan 58 AH. She is buried in Jannat al-Baqi. (Al-Akmal Fasal Fi Sahabiyat: Harf Ain)

[30] Dr. Hamidullah, Muhammad Rasulullah ﷺ, Dar al-Isha'at Karachi, 1979, p. 160

آپ ﷺ کی متعدد شادیوں میں انتہائی اہم یہ پہلو تھا کہ آپ ﷺ یہ دین امہات المؤمنین کی توسط سے خواتین تک پہنچانا چاہتے تھے کیونکہ اکثر نسوانی مسائل مردوں سے نہیں پوچھے جاسکتے جس کا ادراک کرتے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر یہ عمل کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی شامل تھی۔ آپ ﷺ کی یہ مراد اس طرح پوری ہوئی کہ عائشہ فقیہ الامت کے لقب سے مشہور ہوئیں اور کبار صحابہ کرام نے بھی ان کی فقہی و اجتہادی بصیرت تسلیم کی۔[31] اسی طرح آپ ﷺ کی ایک دوسری زوجہ حضرت ام سلمہ نے بلند پایہ عالمہ تھیں اور علم و فضل میں عائشہ کے علاوہ تمام خواتین سے آگے تھیں۔[32] یہی حال دیگر امہات المؤمنین کا تھا، حضرت حفصہ سے ۶۰ احادیث منقول ہیں۔[33] حضرت ام حبیبہ سے ۶۵ روایات[34]، حضرت میمونہ سے ۴۶ احادیث مروی ہیں۔[35]

اسی طرح آپ ﷺ نے بعض نکاح اس لیے بھی کیے تاکہ شرعی مسائل اور جاہلیت کی رسومات کو ختم کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر، آپ ﷺ نے اپنے متبنیٰ حضرت زید بن حارثہ[36] کی مطلقہ زینب بنت جحش[37] سے نکاح کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہدایات کی تعمیل ہو سکے۔ اس نکاح نے اس دور کی روایات اور مسائلِ وراثت کو بھی حل کیا، جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا:

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ[38]

"اُنہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔"

اس نکاح کا مقصد ہی اس رسم جاہلیت کی تردید تھی جس کا اعتراف خود مشہور مستشرق منٹگمری واٹ نے کیا ہے کہ:

"This criticism of Muhammad, then was based on a pre Islamic idea that was rejected by Islam, and one aim of Muhammad in contracting the marriage was to break the hold of the old idea over men's is conduct. How important was this aim compared with others which he might have had?"[39]

[31] Qazi Athar Mubarakpuri, "Khawateen Islam ki Deeni aur Ilmi Khidmaat," Maktabah Qasim al-Uloom Urdu Bazaar Lahore, p. 149

[32] Ibn Sa'd, Tabaqat al-Kubra, Vol 8, p. 65

[33] Allama Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Vol 2, p. 229

[34] Allama Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Vol 2, p. 219

[35] Allama Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Vol 2, p. 261

[36] Hazrat Zaid bin Harithah (R.A): The adopted son and freed slave of Prophet ﷺ, and the only companion whose name is mentioned in the Quran. (Asad al-Ghaba fi Ma'rifat al-Sahabah 2/350)

[38] Quran 05:33

[39] Watt W. Montgomery, Muhammad at Madina, Oxford 1956 , P 33

"محمد (ﷺ) پر یہ تنقید دراصل ایک قبل از اسلام خیال پر مبنی تھی جسے اسلام نے رد کیا، اور محمد (ﷺ) کا ایک مقصد اس شادی کے ذریعے قدامت پسند مردوں کے طرز عمل کو ختم کرنا تھا۔ اس مقصد کی اہمیت دیگر ممکنہ مقاصد کے مقابلے میں کتنی تھی جو ان کے ذہن میں ہو سکتے تھے؟"

آپ ﷺ نے سماجی اور معاشرتی مصالح کی خاطر بھی نکاح کیے، جیسے یتیموں کی کفالت کی نیت سے ام سلمہ کے ساتھ نکاح کیا جس کے چار یتیم بچے بھی آپ ﷺ کی کفالت میں آئے۔[40] حضرت میمونہ خود معمر و بیوہ خاتون تھیں جس کی خود کفالت مطلوب تھی۔ خود اسی طرح حضرت سودہ کے ایک بیٹے کی بھی کفالت کی۔[41] قریش کی خواتین سے نکاح کر کے اپنے خاندانی تعلقات کو مستحکم کرنا تھا وغیرہ۔ آپ ﷺ نے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی بیٹیوں سے نکاح کیے، جن کے دور رس نتائج بر آمد ہوئے۔ حضرت عمر فاروق کی صاحبزادی بیوہ ہوئیں تھیں جو آپ ﷺ نے عمر فاروق کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ نکاح کیا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے عمر فاروق سے تعلق مزید مستحکم ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس عقد کے متعلق ولیم میور نامی متعصب مستشرق کا کہنا ہے کہ:

"With this marriage the prophet bound closer his friendship with her father".[42]

"اس شادی کے ذریعے پیغمبر نے ان کے والد کے ساتھ اپنی دوستی کو مزید قریب کیا۔"

نیز کچھ نکاح آپ ﷺ نے سیاسی مصالح کے پیش نظر بھی کیے، جیسے حضرت جویریہ بنت حارث سے نکاح، جو بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں جس سے نکاح کے نتیجے میں اسلامی مملکت کی توسیع اور مسلمانوں کو سیاسی استحکام نصیب ہوا۔ اسی طرح حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب اور ام حبیبہ بنت ابو سفیان سے بھی اسی مقصد کے تحت نکاح کیا گیا۔ صفیہ سے نکاح کے بعد ان کے قبیلے کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم ہوا اور انہوں نے پھر مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑنے سے گریز کیا[43] جبکہ ابو سفیان کی صاحبزادی کے ساتھ نکاح کا سیاسی فائدہ بیان کرتے ہوئے حافظ سعد اللہ رقمطراز ہیں کہ:

"عرب کی اس نفسیات کو مدبر و حکیم، امن عالم کے داعی اور ماہر نفسیات رسول اکرم ﷺ بڑھ کر کون سمجھ سکتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ تعلیم کا بعض قبائل کی خواتین اور سرداران قوم کی بیٹیوں سے ان کے بیوہ یا شوریدہ ہونے کے باوجود نکاح کرنے کا ایک اہم مقصد اور حکمت یہ نظر آتی ہے کہ ان خواتین کو "زوجیت نبوی ﷺ" کا منفرد اعزاز و اکرام عطا کر کے ان قبائل اور سرداران قوم کی اسلام دشمنی کا زور توڑا جائے اور ان کے بغض و عناد کی چنگاری کو بجھا دیا جائے۔"[44]

یہی ہوا کہ ام حبیبہ کے ساتھ نکاح کے بعد ابو سفیان نے کسی بھی جنگ میں مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کیا[45] بلکہ ابو سفیان کا عرب رسم و رواج کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ حمایت کا رشتہ قائم ہوا اور وہ اسلام کے قریب ہونے لگے۔

---

[40] Ibn Sayyid al-Nas, 'Uyoon al-Atharim, Vol 2, p. 304

[41] Allama Zarqani, Sharh Mawahib al-Ladunniyah, Vol 2, p. 260

[42] William Muir, The Life of Mahomet, London 1861, vol 3, P 151.

[43] Hafiz Ibn Hajar, Al-Isabah, Vol 2, p. 235

[44] Hafiz Muhammad Saadullah, Nabi Karim ﷺ ki A'ili Zindagi, p. 99

[45] Ibn al-Athir, Ali bin Abi al-Karim, Asad al-Ghaba, Maktabah Dar al-Kutub al-Ilmiyah, Vol 7, p. 115

آپ ﷺ نے بیواؤں کی دلجوئی کی نیت سے بھی بعض زوجات کو عقدِ نکاح میں لیا جیسا کہ حضرت زینب بن خزیمہ کے ساتھ آپ ﷺ نے اس وقت نکاح کیا جب ان کے شوہر غزوہ احد میں شہید ہوئے اور وہ بیوہ ہوئیں۔[46]

اس تمام تفصیلی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعدد ازواج ایک مشروع عمل ہے اور نبوی ﷺ تعدد ازواج کے بے شمار دینی، معاشرتی، سیاسی و سماجی فوائد و ثمرات تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر متعدد نکاح کئے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی ذاتی خواہش یا شوق کا ہر گز کوئی عمل دخل نہ تھا۔

خلاصہ کلام:

تعددِ ازواج (Polygamy) کا مطلب ہے ایک مرد کا بیک وقت ایک سے زائد بیویاں رکھنا۔ اسلام میں اس کی گنجائش موجود ہے، بشر طیکہ مرد اپنی بیویوں کے حقوق کی ادائیگی اور انصاف کو یقینی بنا سکے۔ اسلامی تعلیمات میں تعدد ازواج کو مشروط کیا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے کہ اگر کسی کو انصاف نہ کرنے کا خوف ہو تو اسے ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنا چاہیے۔ تعدد ازواج کا تصور اسلامی تاریخ سے پہلے بھی موجود تھا، لیکن اسلام نے اسے ایک منظم اور متوازن دائرے میں لانے کے لیے قوانین وضع کیے۔ اس نظام کی بنیادی شرط یہ ہے کہ شوہر اپنی تمام بیویوں کے ساتھ برابری اور انصاف سے پیش آئے، خواہ مالی معاملات ہوں یا جذباتی۔ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق، تعدد ازواج کا مقصد صرف جنسی خواہشات کی تکمیل نہیں بلکہ سماجی اور اخلاقی ضروریات کا خیال رکھنا بھی ہے، جیسے بیواؤں اور یتیموں کی کفالت۔ یہ مشروعیت کئی حکمتوں پر مبنی ہے۔ معاشرتی استحکام، عورتوں کی حفاظت، نسل کی بقاء اور نفسیاتی سکون اس کی چند حکمتیں ہیں لیکن اس کے باوجود بھی فیمنسٹ ماہرین تعدد ازواج سے مطمئن نہیں جبکہ مستشرقین کو نبوی ﷺ تعدد زاواج پر اشکال ہے۔ فیمنسٹ ماہرین کے مطابق، تعددِ ازواج کی اجازت صرف مخصوص حالات میں تھی اور یہ کسی بھی صورت میں مردوں کی جنسی تسکین کے لیے جائز نہیں۔ قرآن کریم میں یہ اصول انصاف کے قیام کے حوالے سے قائم کیا گیا اور اس کو محض مردوں کی خواہشات کی تکمیل اس کا مقصد نہیں۔ بعض ماہرین جیسے فاطمہ مرنیسی وغیرہ مرد کے لئے تعدد ازواج کی طرح خواتین کے لئے بھی متعدد شادیوں کو جائز سمجھتی ہے جس کے بھیانک نتائج کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ جبکہ مستشرقین کا ماننا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محبت و جنسی خواہش کی بنیاد پر متعدد شادیاں کیں جو ایک پیغمبر کے لئے جائز نہیں۔ مذکوہ بالا بحث میں ان تمام پہلوؤں پر مختصر کلام کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ نہ تو تعدد ازواج کا حکم اور مشروعیت ظالمانہ ہے اور نہ نبوی ﷺ تعدد ازواج محبت اور جنسی خواہش کی بنا پر تھی۔

نتائج بحث:

- تعددِ ازواج اسلام کا ایجاد کردہ کوئی نیا ادارہ نہیں بلکہ یہ قدیم سماجی عمل کا تسلسل ہے جس کو اسلام نے بہتر کر کے برقرار رکھا۔
- اسلام نے معاشرتی ضرورت کے تحت تعدد ازواج کی مشروط اجازت دی۔

[46] Hafiz Ibn Hajar, Al-Isabah, Dar al-Kutub al-Ilmiyah, Vol 2, p. 235

- شریعت نے تعدد ازواج میں عدل بین الزوجات کی شرط ضروری قرار دی اور ممکنہ حد تک خواتین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا۔
- تعدد ازواج حقوق نسواں کے ہر گز خلاف نہیں ہے، بشرطیکہ عدل رواں رکھا جائے۔
- تعدد ازواج سے متعلق مسلم فیمنسٹ کی تعبیرات جمہور اہلِ علم کے خلاف اور اسلامی نصوص سے متصادم ہیں۔
- رسول اللہ ﷺ کے متعدد شادیوں پر مستشرقین کے اعتراضات تعصب اور بدنیتی پر مبنی ہیں۔
- رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور امت کے وسیع تر مفاد میں متعدد نکاح کئے۔

تجاویز وسفارشات:

- تعدد ازواج کی عصری معنویت اور معاشرتی ضرورت پر تحقیق وقت کی اہم ضرورت ہے۔
- تعدد ازواج پر وارد شبہات کے مدلل عقلی جوابات تلاش کرنا ضروری ہے۔
- تعدد ازواج سے متعلق جدید اذہان کے اشکالات کو دور کرنا محققین کی اہم ذمہ داری ہے۔
- جدید استشراقی فکر پر کام کرتے ہوئے تعدد ازواج پر مستشرقین کے اشکالات پر تحقیقی کام کرنا چاہیے۔
- مسلم فیمنسٹ کی تعبیراتِ جدیدہ کا علمی تعاقب کرنا چاہیے اور بالخصوص تعدد ازواج کے متعلق ان کے فکر کا تنقیدی جائزہ لینا چاہیے۔